© rasailojaraid.com

ہمارے رزق و معاش کا حقیقی سامان تو آسمانوں ہی پر ہوتا ہے ـــــ وفی السماء رزقکم وما توعدون ـــــ پھر یہ آسمانی خیر و برکت اور خلاقِ کائنات کی رحمتیں ہماری طرف کیسے متوجہ ہوں۔؟ اسکا جواب بھی قرآنِ حکیم ہمیں ایک برگزیدہ پیغمبر نوح علیہ السلام کی زبانی دے رہا ہے: استغفروا ربکم انہ کان غفاراً یرسل السماء علیکم مدراراً ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنٰت ویجعل لکم انھاراً ـــــ (پس اے لوگو! گناہ بخشواؤ اپنے رب سے بیشک وہی ہے بخشنے والا۔ وہ آسمان کی دھاریں تم پر کھول دے گا اور بڑھا دے گا تم کو مال اور بیٹوں کے اعتبار سے اور مہیا کر دے گا تمہارے لئے باغات اور نہریں۔)

خاندانی منصوبہ بندی کے حق میں ایک استدلال ملاحظہ ہو، جو عرصہ سے ملک کی سب سے اونچی سٹیج سے دہرایا جا رہا ہے ـــــ

"برتھ کنٹرول کے مخالفین شرحِ پیدائش پر کنٹرول کی مخالفت کرتے ہیں، اور اسے خدائی قانون سے لڑنے کے مترادف قرار دیتے ہیں تو کیا مختلف امراض کیلئے ڈاکٹروں کے پاس جانا خدائی قانون سے لڑنے کے مترادف نہیں ہو سکتا"

ـــــ بظاہر یہ دلیل وزنی معلوم ہوتی ہے۔ مگر جب اس کا تجزیہ کیا جائے تو ایک عجیب شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اسلام نے ان اسباب و تدابیر کے استعمال کا حق دیا ہے جو انسانی آرام و راحت اور فلاح و بہبود کے کام آسکیں۔ ہمارے لئے ضروری ہے، کہ بنی نوع انسان کی تکالیف اور بیماریوں کا ازالہ کریں۔ اسے ٹریفک کے حادثات سے بچانے کیلئے ٹریفک کنٹرول کے ذرائع کام میں لائیں، وبائی امراض کا انسداد کریں قحط اور گرانی ختم کرنے کے اسباب سوچیں اور برتیں ـــــ مگر کیا اسباب کے نام سے ہم وہ امور بھی اختیار کر سکتے ہیں جو انسان کے اجتماعی یا انفرادی مفادات پر اثر انداز ہوں۔؟ یا جو ہمارے ملی و قومی کردار کو مجروح کریں۔ کیا ہم ایک شخص کو صرف اس بناء پر قتل یا دنیا میں آنے سے روک سکتے ہیں۔ کہ ہمیں اسکو وباء اور دیگر مہلک امراض، دریا میں ڈوبنے، آگ میں جلنے سے بچانے کی سعی کا حق حاصل تھا ـــــ ظاہر ہے کہ جو اسباب نوعِ انسانی کے حق میں مفید ہیں۔ (اسکو مؤثر حقیقی نہ جانتے ہوئے) اس کے استعمال کا حکم تھا۔ مگر جو اسباب نوعِ انسانی کے کسی فرد یا طبقہ کے قومی، سیاسی اور اخلاقی مفادات کیلئے مضر رساں ہوں گے، ہمیں اسکی اجازت ہرگز نہیں۔ اور نصوص و شواہد اور قطعی تجربات سے یہ بات ثابت ہے۔ کہ خاندانی منصوبہ بندی کی موجودہ ہمہ گیر تحریکی شکل کسی قوم کے اخلاقی دیوالیہ اور ملی خودکشی کا سبب بن سکتی ہے۔ جب کہ کثرتِ نسل اجتماعی، فوجی اور اقتصادی لحاظ سے ملتِ مسلمہ

© rasailojaraid.com